زلزلہ آنے کی وجہ کے متعلق غلط فہمی کا ازالہ

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ایک مقرر صاحب نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ زمین گائے کے سینگ پر ہے، جب وہ اپنا سینگ بدلتی ہے تو زلزلہ آتا ہے۔ اور ایک مقرر نے بیان کیا کہ زمین مچھلی کے اوپر ہے۔ تو یہ دو طرح کی باتیں ہیں۔ کیا یہ درست ہیں؟

جواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

کتابوں میں دونوں طرح کی روایات ملتی ہیں اور ان میں یوں تطبیق دی جا سکتی ہے کہ زمین گائے کے سینگ پر ہے جبکہ گائے مچھلی پر کھڑی رہتی ہے۔ البتہ یہ کہنا کہ گائے سینگ بدلتی ہے تو زلزلہ آتا ہے جیسا کہ عوام میں بھی مشہور ہے، یہ محض بے اصل ہے۔ اس کے آنے کی اصل وجہ بندوں کے گناہ ہیں۔ اور یہ آنا اس طرح ہے کہ اللہ تعالی نے ساری زمین کو گھیرے میں لینے والا پہاڑ پیدا فرمایا ہے، جس کا نام "قاف" ہے، کوئی جگہ ایسی نہیں جہاں اس کے ریشے زمین میں نہ پھیلے ہوں، جس جگہ زلزلہ کے لیے اللہ تعالی کا ارادہ ہوتا ہے، قاف کو حکم دیتا ہے کہ وہ اپنے وہاں کے ریشے کو حرکت دیتا ہے، صرف وہیں زلزلہ آتا ہے، پھر جہاں آہستہ کا حکم ہوتا ہے، وہاں آہستہ اور جہاں شدید کا حکم ہوتا ہے، وہاں شدید آتا ہے۔

مچھلی والی روایت کے متعلق تفسیر طبری، تفسیر سمرقندی، تفسیر در منثور، تفسیر بغوی وغیرہ میں ہے (واللفظ للاخیر):

”عن ابن عباس قال: أول ما خلق اللہ القلم، فجری بما ھو کائن إلی یوم القیامة، ثم خلق النون فبسط الأرض علی ظھرہ فتحرك النون فمادت الأرض، فأثبتت بالجبال“ ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے، آپ نے فرمایا: اللہ عزوجل نے ان مخلوقات میں سب سے پہلے قلم پیدا کیا اور اس سے قیامت تک کے تمام مقادیر لکھوائے پھر مولیٰ عزوجل نے مچھلی پیدا کی اس کی پیٹھ پر زمین بچھائی، پس مچھلی نے حرکت کی تو زمین جھونکے لینے لگی۔ اس پر پہاڑ جما کر بوجھل کر دی گئی۔ (تفسیر بغوی، جلد 5، صفحہ 129، دار احیاء التراث العربی)

ان میں تطبیق کے متعلق ارشاد الساری میں ہے "وذكر البغوي وغيره أن على ظهر هذا الحوت صخرة سمكها كغلظ السماوات والأرض وعلى ظهرها ثور له أربعون ألف قرن وعلى متنه الأرضون السبع ومافيهن ومابينهن فالله أعلم "ترجمہ: اور امام بغوی وغیرہ مفسرین نے ذکر کیا ہے کہ اس عظیم مچھلی کی پشت پر ایک چٹان ہے، جس کی موٹائی آسمانوں اور زمینوں کے برابر ہے، اس چٹان کے اوپر ایک بیل ہے، جس کے چالیس ہزار سینگ ہیں۔ اور اسی کے بدن پر ساتوں زمینیں، ان کے اندر جو کچھ ہے اور ان کے درمیان جو کچھ ہے، سب رکھا گیا ہے۔ باقی اللہ تعالی ہی بہتر جاننے والا ہے۔ (ارشاد الساری، جلد 7، صفحہ 398، مطبوعہ: مصر)

البتہ زلزلے کا سبب یہ نہیں، چنانچہ فتاوی رضویہ میں سیدی اعلی حضرت علیہ الرحمہ سے سوال ہوا "نسبت زلزلہ مشہور ہے کہ زمین ایک شاخِ گاؤ پر ہے کہ وہ ایک مچھلی پر کھڑی رہتی ہے۔ جب اس کا سینگ تھک جاتا ہے تو دوسرے سینگ پر بدل کر رکھ لیتی ہے۔ اس سے جو جنبش و حرکت زمین کو ہوتی ہے اس کو زلزلہ کہتے ہیں۔ اس میں استفسار یہ ہے کہ سطح زمین ایک ہی ہے، اس حالت میں جنبش سب زمین کو ہونا چاہیے، زلزلہ سب جگہ یکساں آنا چاہیے۔ گزارش یہ ہے کہ کسی جگہ کم، کسی مقام پر زیادہ، کہیں بالکل نہیں آتا۔ بہر حال جو کیفیت واقعی اور حالت صحیح ہو، اس سے معزز فرمائیے۔ بعید از کرم نہ ہوگا۔ زیادہ نیاز و ادب۔"

آپ علیہ الرحمہ نے جواباً ارشاد فرمایا: "زلزلہ کا سبب مذکورہ زبان زد عوام محض بے اصل ہے۔۔۔ جواب کی حاجت ہم کو اس وقت ہے کہ وہ بیان عوام شرع سے ثابت ہو، اس کے قریب قریب ثبوت صرف ابتدائے آفرینش زمین کے وقت ہے جب تک پہاڑ پیدا نہ ہوئے تھے۔ عبد الرزاق و فریابی و سعید بن منصور اپنی اپنی سنن اور عبد بن حمید و ابن جریر و ابن المنذر و ابن مردودیہ و ابن ابی حاتم اپنی تفاسیر اور ابو الشیخ کتاب العظمہ اور حاکم بافادہ تصحیح صحیح مستدرک اور بیہقی کتاب الاسماء اور خطیب تاریخ بغداد اور ضیائے مقدسی صحیح مختارہ میں عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے

راوی: قال ان اول شیئ خلق اللہ القلم فقال لہ اکتب، فقال یارب وما اکتب؟ قال اکتب القدر فجری من ذلک الیوم ماھو کائن الی ان تقوم الساعۃ ثم طوی الکتاب وارتفع القلم وکان عرشہ علی الماء فارتفع بخار الماء ففتقت منہ السمٰوت ثم خلق النون فبسطت الارض علیہ والارض علی ظھر النون فاضطرب النون فمادت الارض فاثبتت بالجبال۔ (فرمایا: اللہ عزوجل نے ان مخلوقات میں سب سے پہلے قلم پیدا کیا اور اس سے قیامت تک کے تمام مقادیر لکھوائے اور عرش الہی پانی پر تھا پانی کے بخارات اٹھے ان سے آسمان جدا جدا بنائے گئے پھر مولٰی

عزوجل نے مچھلی پیدا کی اس پر زمین بچھائی، زمین پشت ماہی پر ہے، مچھلی تڑپی، زمین جھونکے لینے لگی۔ اس پر پہاڑ جما کر بوجھل کردی گئی۔) مگر یہ زلزلہ ساری زمین کو تھا۔ خاص خاص مواضع میں زلزلہ آنا، دوسری جگہ نہ ہونا، اور جہاں ہونا وہاں بھی شدت و خفت میں مختلف ہونا، اس کا سبب وہ نہیں جو عوام بتاتے ہیں۔ سبب حقیقی تو وہی ارادۃ اللہ ہے، اورعالمِ اسباب میں باعث اصلی بندوں کے معاصی۔۔۔ اور وجہ وقوع کوہ قاف کے ریشہ کی حرکت ہے۔ حق سبحانہ وتعالی نے تمام زمین کو محیط ایک پہاڑ پیدا کیا ہے، جس کا نام قاف ہے۔ کوئی جگہ ایسی نہیں جہاں اس کے ریشے زمین میں نہ پھیلے ہوں۔۔۔۔۔جس جگہ زلزلہ کے لئے ارادہ الٰہی عزوجل ہوتا ہے۔۔۔۔قاف کو حکم دیتا ہے کہ وہ اپنے وہاں کے ریشے کو جنبش دیتا ہے، صرف وہیں زلزلہ آئے گا۔۔۔۔پھر جہاں خفیف کا حکم ہے اس کے محاذی ریشہ کو آہستہ ہلاتا ہے اور جہاں شدید کا امر ہے وہاں بقوت۔" (فتاوی رضویہ، جلد27، صفحہ94تا96، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد حسان عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-4299

تاریخ اجراء: 13ربیع الآخر1447ھ/07اکتوبر2025ء